رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے۔ زیر نگرانی لجنہ اماء اللہ

ایڈیٹر قاضی اکمل

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنہ

نمبر ۲۲	۱۵۔ نومبر ۱۹۲۷ء ۔ ۱۹۔ جمادی الاولیٰ ۱۳۴۶ھ	جلد اول

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچے کا ترانہ

مائیں اپنے بچوں کو بہنیں اپنے ننھے بھائیوں کو یہ نظم یاد کرائیں تا انہیں اپنی زندگی کا مقصد ہر وقت پیش نظر رہے

شیطان نے کیا تھا جو وہ شیطان کرینگے — انسان نے کیا تھا جو وہ انسان کرینگے

غم کھانے کو ہم ملت بیضا کا بنے ہیں — اس راہ میں جو کچھ ہے وہ قربان کرینگے

جو شان کہ پیدا تھی زمانہ میں عمرؓ کے — تازہ تری اسلام وہی شان کرینگے

کٹ جائینگے مٹ جائینگے ہم راہ فنا میں — دنیا کو تری تابع فرمان کرینگے

دریاؤں میں کودینگے پہاڑوں پہ چڑھینگے — پر مشکلیں سب تیری ہم آسان کرینگے

تو غلغلہ انداز جہاں ہوکے رہیگا — برپا تری خاطر سے وہ طوفان کرینگے

جو گردنِ اعدا کو ترے آگے جھکا دے — ہم گردن اعدا پہ وہ احسان کرینگے

ہم کلمۂ توحید پڑھا دینگے بتوں کو — ہر بندۂ عاصی کو مسلمان کرینگے

ہفتاد و دو ملت کی کشاکش ہے پرانی — اس رزم میں ہم بزم کا سامان کرینگے

بچھڑے ہوئے مل جائینگے سب دستِ نبیؐ پر — بدخواہوں کو مل کر ترے حیران کرینگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاں اگلی سی پھر انجمن آرائیاں ہونگی ۔ قربان رُخِ یار پہ پھر جان کرینگے
پھر ہوگی فراوانیِ صہبائے محبت ۔ مستانے ترے پھر تجھے مہمان کرینگے

بشیر احمد خاں پسر حقانی صاحب مرحوم

نومبر کی چاندنی رات

ہوتی ہے خوشگوار نومبر کی رات کیا ۔ وہ رات چاندنی ہو تو پھر اسکی بات کیا
لبریز نور سے طبق آسمان تمام ۔ فیضِ مہِ تمام سے روشن جہان تمام
دلکش ۔ نظر فریب در و بام کی جھلک ۔ ہر منظرِ شبانہ میں آرام کی جھلک
جاں بخش بعد شدت گرما کی راحتیں ۔ دلچسپ آمد آمدِ سرما کی راحتیں
چاروں طرف ہوا کی خموشی سکوں فزا
یکرنگیٔ فضا کی خموشی سکوں فزا

(عصمت)

ولادت عزیزہ امۃ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ یہ عزیزم پیر رشید احمد کا پہلا بیٹا ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے ہارون الرشید نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ دینداری کی خوبی اور بڑھتی عمر کا کرنا نصیب کرے اس خوشی میں ایک بہن کے نام مصباح جاری کرا دیا ہے۔ (اکمل)

لیڈی ڈاکٹر یہ طبی رسالہ جالندھر شہر سے ماہوار شائع ہوتا ہے۔ یہ نہایت مفید معلومات کو لیکر شائع ہوتا ہے۔ ذی استطاعت بہنیں اسے منگوا کر فائدہ اٹھائیں قیمت سالانہ عہ
پتہ:- مینجر رسالہ لیڈی ڈاکٹر جالندھر شہر۔

پھولوں کی ڈالی چھوٹے بچوں کیلئے آسان اور دلچسپ اخلاقی نظموں کا مجموعہ۔ قیمت فی جلد ۴ر

اسلامی کہانیاں مسلمان بچوں کیلئے تاریخ اسلام کا خلاصہ آسان اور دلچسپ کہانیوں کی شکل میں قیمت ۸ر فی جلد (قیمت زیادہ ہے)
ملنے کا پتہ عالی بکڈپو پانی پت۔

جنت میں اپنا گھر بنانیوالی بیبیاں

آئندہ مصباح کے ہر پرچے میں خواتین سلسلہ کی ایک دو وصیتیں شائع ہوا کرینگی تا دوسری بیبیاں بھی اپنے اپنے گھر جنت میں بنانے کا سامان کرلیں:-

وصیت ۲۵۹۹ - میں مسماۃ فاطمہ بیگم بنت خان بہادر محمد علی خان ساکن احمد نگر ضلع کوہاٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اگر کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کردوں تو اسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:- زیور طلائی ۴۲ ۱ تولہ زیور نقرئی ۵۰ تولہ گھڑی طلائی بلغ ۱۲۰ روپیہ

العبد فاطمہ بیگم بقلم خود ۲۶/۴/۲۷
گواہ شد خان بہادر محمد علی خان - گواہ شد غفور احمد خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصباح

قادیان دار الامان مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء

سادہ زندگی بسر کرو

میری ایک معزز بہن نے ہمارے اخبار مجریہ ۱۵ ستمبر میں مختصر الفاظ میں ہم سب بہنوں کی توجہ سادہ زندگی بسر کرنے کی طرف دلائی تھی۔ میں آج چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی بہنوں کی خدمت میں اس ضمن میں کچھ عرض کرتی ہوں۔ مجھے اُمید ہے کہ تمام بہنیں میری حوصلہ افزائی فرمائیں گی۔ میں یہ بھی ظاہر کرتی ہوں کہ یہ میری پہلی یا دوسری دفعہ ہے جبکہ میں نے ہمّت کی ہے کہ میں اپنے خیالات کا اظہار اپنی بہنوں کے سامنے کروں اس لئے نفسِ مضمون کی اہمیت کو علیحدہ رکھ کر میری عبارت میں جو غلطیاں ہوں انکو معاف کریں۔

سُبحان اللہ! سادہ زندگی بسر کرنا کیا ہی نیک و بابرکت اصول ہے۔ زمانہ کی رفتار اور ترقی کا اندازہ لگاتے ہوئے سادہ زندگی کا کوئی معیار مقرر کرنا بہت دشوار ہے کیونکہ ایک امیر کی سادہ زندگی بالکل مختلف ہوگی جو کہ ایک غریب کی ہے۔ دیہاتی اور شہری بہنوں کی سادہ زندگی میں بھی فرق ہے میرے خیال میں تمام بہنیں اپنے حالات کو پیش نظر رکھ کر سادہ زندگی کا اپنے لئے معیار مقرر کر سکتی ہیں

فی زمانہ چونکہ دولت و مال کی کثرت ہے بعض بہنوں کا جن پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے دُنیاوی حیثیت میں ہاتھ کُشادہ ہے میرے خیال میں سُوٹ بُوٹ فیتہ کناری اور لیس میں ہی سادہ زندگی سمجھتی ہیں۔ میں اُن بہنوں کی خدمت میں بصد عجز و نیاز عرض کرونگی کہ کیوں وہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم کے زمانہ پر نظر نہیں ڈالتیں سو میں ایک مثال پیش کرتی ہوں کہ حضرت عمرؓ حضرت رسول کریم صلعم کے حضور حاضر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ زمین پر ایک چٹائی پر لیٹے پڑے ہیں اور بدن مبارک پر چٹائی کے نشان پڑ گئے ہیں کیا حضور سرور کائناتؐ کو نرم بستر میسّر نہ تھا؟ سب کچھ تھا مگر آپؐ چاہتے تھے کہ عیش و عشرت کا سامان نہ ہو۔ مجھے ایک شعر یاد آ گیا وہ بھی یہاں لکھ دیتی ہوں کہا کرتے ہیں ظفر آدمی اسکو نہ جانئے

جسے عیش میں یادِ خدا نہ رہی

جسے طیش میں خوفِ خدا نہ رہا

یہ ہے نُقص عیش و عشرت کی زندگی کا اِس کے مقابلہ میں حضرت سرور کائناتؐ اس امر کو پسند فرماتے ہیں کہ ایسے حالات و عادات رکھے جائیں جو عُسر یُسر میں کام آئیں۔ ساتھ ہی میں یہ بھی عرض کروں کہ ہماری بہنوں میں ایک بات کے نقص پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

یہ روح دوسرے لوگوں میں کثرت سے ہے ہماری جماعت کیونکہ عملی جماعت ہے وہ زبانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد میں کہتی ہو اور پہلے عمل کرکے نمونہ سامنے پیش کرتی ہے
اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک جو نمونہ ہمارے
مردوں اور عورتوں نے پیش کیا دوسروں کو رشک
آیا اور قابل آفرین ٹھیرا - ایسا نہ ہو کہ ہماری
بہنوں کی طرف سے تو اخبار میں سادہ زندگی
کی نصیحت ہوتی رہے اور اُدھر سلک جاپانی - وائل
بوسکی کا تقاضا شروع رہے - ہم پر بھی اسلام کی
خدمت فرض ہے - جبکہ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ
نے سالن کی بجائے دال کھانی شروع کردی ہے
اور یہ ایک بہت بڑا نفس کے ساتھ مجاہدہ ہے -
کیوں نہ ہم نہایت سادہ کپڑوں میں گزارہ کریں
بجائے دس روپیہ کی گرگابی کے ڈیڑھ روپے کا
دیسی جوتا پہن لیں - بجائے ریشمی دوپٹہ کے ململ
کا دوپٹہ سر پر رکھیں - اور قمیص و شلوار کی فیتہ
و کناری کی محنت کے سوا سلائی ہو تو کیا ہی اچھا
ہے - اور کیا اس طرح ہم اسلام کی خدمت نہیں
کرسکتیں؟ ہمارا یہ کہنا اور کرنا تب ہی مفید ہوسکتا
ہے جب ہم یہ مجاہدہ شروع کردیں زمانہ کے فیشن
چھوڑ دیں اپنے لباس کیلئے خرچ کرتے ہوئے دین کی
خدمت کا خیال رکھیں اپنے کھانے کی ضرورتوں میں
دین کی نازک حالت کو یاد رکھیں - غرضیکہ ہر شعبۂ
زندگی میں قدم رکھیں اسلام کا ہمیں پہلے فکر ہو یہ نہ
کہیں کہ میاں اس تنخواہ کے روپے تو مجھے دے دو سوٹ
بنوالوں میں سالانہ جلسہ پر جاؤنگی اگلی بار چندہ دیدونگی
پہلے چندہ اور پھر کپڑے اسلام کو پوشش کی ضرورت
ہے - اسلام کو خوراک کی ضرورت ہے -
سب سے آخر میں اپنی بہنوں کی خدمت میں عرض
کرونگی کہ کیا ہی اچھا ہو اگر اس سال سالانہ جلسہ پر ہماری
سادہ زندگی کا نمونہ پیش ہو یہ نہ ہو کہ سوٹوں کی نمائش
ہو اس بارے میں جتنی ہمت ہمیں چاہیئے بہت کم
ہے جب ہم سب بہنیں اکٹھی ہوں تو ہم میں خدمت
اسلام کی تحریک ہو کیوں بہتر نہ ہو کہ اس دفعہ لجنۃ اماء اللہ
کی طرف سے ایک قرارداد پاس ہوکر حضرت امام کی خدمت
میں پیش ہو کہ ہم اقرار کرتی ہیں کہ آئندہ اپنے لباس
و خوراک میں کمی کرکے اسلام کی خدمت کرینگی - اور سب
بہنوں کی خدمت میں دعا کیلئے عرض کرتی ہوں -
اللہ تعالیٰ ہمیں ان مجاہدوں کی توفیق عطا فرمائے -

راقمہ کرم خاتون اہلیہ چوہدری محمد فضل خان صاحب انصار لدھیانوی

مسئلہ دعا

میری معزز بہنو! ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حکمت اور روحانیت کی ایک
بات بھی دوسرے کو سمجھانے سے سو برس کی عبادت
کے برابر ثواب حاصل ہوتا ہے - اس لئے میں دعا کے
متعلق کچھ عرض کرتی ہوں - دعا ایک فطرتی امر ہے -
سو سب سے پہلے میں یہ بتاؤنگی کہ دعا کے کیا معنی ہیں
سو واضح ہو - کہ دعا کے معنی ہیں کسی کو بلانا اور
پکارنا - جب بندہ اپنے پروردگار کو بلاتا اور پکارتا
ہے - تو بیشک خدا اپنے بندہ کی دعاؤں کو سنتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قبول فرماتا ہے۔ لیکن دعا ان اہم امور میں سے ایک نہایت اہم امر ہے جو کہ انسان کی فطرت میں رکھے گئے ہیں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا خیال انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور جیسے ہر قسم کے عذاب اور دکھ سے نجات پانے کی خواہش انسان کی طبیعت میں فطرتی طور پر رکھی گئی ہے۔ ایسے ہی دعا بھی انسان کی فطرت میں رکھی گئی ہے۔

میں نہایت مختصر طور پر اس امر کو واضح کرتی ہوں۔ کہ جب انسان دنیا میں وارد ہو کر دیکھتا ہے کہ دنیا میں طرح طرح کے مصائب اور تکالیف اور دکھ پیش آتے رہتے ہیں۔ چھوٹے سے چھوٹے انسان سے لیکر بڑے سے بڑے بادشاہ اور بڑی بڑی حکومتوں اور طاقتوں اور دولتوں والے انسانوں تک کے حالات پر غور کرو۔ تو یہی پاؤ گے۔ کہ کوئی انسان مصائب اور تکالیف سے بالکل محفوظ نہیں۔ اگر ایک کو مالی تکالیف اور غربت اور فقر و فاقہ سے واسطہ پڑتا ہے تو دوسرے کو طرح طرح کی بیماریاں اور موت فوت اور دولت و عزت و حکومت کے کھوئے جانے کے خطرات لگے ہوئے ہیں۔ ان تمام مصائب و آفات سے نجات پانے اور نیز اپنی مختلف قسم کی حاجتوں کو پورا کرنے کیلئے ہر انسان کے قلب میں خواہش اور تمنا لگی ہوئی ہے۔ اور اپنی تمنا کو حاصل کرنے کے لئے انسان طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتا ہے اور مال و دولت یا حکومت و عزت یا علم وغیرہ کے حصول کیلئے اسی غرض سے کوشش کرتا ہے کہ تا اس سے ہمیشہ کیلئے ہر قسم کے مصائب سے نجات حاصل ہو جائے اور وہ اپنے لئے آرام و آسائش اور ترقی کا دروازہ کھول سکے۔ مگر یہ ظاہر بات ہے۔ کہ دنیا کی کوئی چیز بھی انسان کی فطرتی تمنا کو کامل طور پر پورا کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ اور ظاہری اسباب ہر ضرورت کا علاج اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور بسا اوقات بنے بنائے اسباب بگڑ بھی جاتے ہیں۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ کیا اپنی اس ناکامی کو دیکھ کر انسان نے تھک کر اور مایوس ہو کر اپنی اس کوشش اور سعی کو ترک کر دیا ہے۔ کہ اسے کوئی ایسی چیز مل جائے جو حقیقی نجات و فلاح دلائے۔

کیا جبکہ ہزاروں سال سے انسان اس دنیا میں موجود ہے۔ اور ابتدائے خلق سے لیکر آجتک انسان اس کوشش میں لگا ہوا ہے۔ کہ اسے ایسی چیز مل جائے جو اسے ہر قسم کی تکالیف سے نجات دلائے۔ اور اس کامل ترقی کا راستہ اس پر کھولے۔ مگر اس نے ابھی تک اس کوشش میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھا۔ تو کیا اس نے اپنی جد و جہد کو بند کر دیا ہے۔ کہ چلو جب میرا مقصد نہیں ملتا تو اور کوشش کی کیا ضرورت ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اس نے اپنی کوشش کو اسی طرح جاری رکھا ہے اور رکھتا ہے اور رکھیگا۔ تو اپنی اس کوشش کو اس طرح جاری رکھنا اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ انسان کی فطرتی روح پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔ کہ ضرور کوئی ایسی چیز ہے۔ جو مجھے حاصل ہونی چاہیئے جس کے ذریعے سے میں ابدی نجات پاؤں اور فلاح کا منہ دیکھوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر اب سوال یہ ہے۔ کہ کیونکر ایسی چیز سچ مچ انسان کے ہاتھ آجائے۔ سو اسکا جواب یہ ہے۔ کہ واقعہ میں انسان اپنی طاقت میں نہایت ہی کمزور ہے۔ اور اپنی کوشش میں اپنی طاقت سے کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مگر انسان کو نجات دلانے والی چیز خود اوپر سے آتی ہے۔ اور انسان کو پیدا کرنیوالی ہستی خود آواز دیتی ہے۔ کہ اے انسان جس چیز کی تلاش تیری فطرت میں مرکوز ہے۔ جس چیز کیلئے تیرا دل تڑپ رہا ہے۔ وہ میری ذات میں موجود ہے۔ خدا ہی ہے جس نے انبیاءؑ کی معرفت انسانوں کو اپنی ہستی سے آگاہ کیا۔ پھر اس نے انسان پر رحم فرما کر آپ انسان کو بلایا۔ کہ اے انسان میں تیرا زندہ اور قادر خدا موجود ہوں۔ تو ہر ایک قسم کے دکھ اور مصائب سے نجات پانے کیلئے میری طرف آ۔ اور مجھے پکار اور مجھ ہی سے دعا کر میں تیری دعا سنونگا اور میں تیری ہر ایک حاجت میں کام آؤنگا۔ تو اس سے معلوم ہوا۔ کہ انسان کے لئے کوئی چیز حقیقی نجات و فلاح کا ذریعہ ہے۔ تو صرف دعا ہی ہے۔

پس اے میری معزز بہنوں! خدا سے دعا مانگنا انسان کی فطرت میں رکھا گیا ہے۔ اور اس بات کا ثبوت ہے کہ دعا بے حقیقت چیز نہیں ہے۔

ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ بڑے بڑے دہریئے جب کسی مضطرب کر دینے والے دکھ میں پھنس گئے ہیں۔ اور جب وہ دنیا کے تمام سامانوں سے مایوس ہو گئے ہیں تو بے اختیار ہو کر انکی زبان سے یہی الفاظ نکل گئے ہیں کہ اے خدا تو ہمیں بچا۔ پس یہ خیال کرنا چاہیئے جبکہ ایک دہریہ بھی مشکل کے وقت خدا سے مدد مانگے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو ہمارے لئے کیسا ضروری ہے۔ جبکہ ہم اس بات کے قائل ہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ہستی موجود ہے۔ اور جب ہم جانتے ہیں۔ کہ جب بندہ اسے پکارے۔ تو وہ بندے کی پکار سنتا ہے۔ اور اسکی حاجت روائی کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے اپنے پاک مقدس کلام میں فرمایا ہے:۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ یعنی جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو ان سے کہدے کہ میں قریب ہوں۔ میں سنتا ہوں پکارنیوالے کی پکار کو یعنی جواب دیتا ہوں۔ لیکن چاہیئے کہ بندہ بھی میرا حکم مانے اور مجھ پر ایمان لائے۔ پس ضروری ہے کہ ہم ہر وقت اللہ تعالیٰ کے حضور ملتجی رہیں کہ وہ ہماری فریادوں کو سنے۔ اور ہمیں ہر طرح کی تکلیف سے نجات دے اور ہمیں ترقی کے راستوں پر قدم زن ہونیکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آپ دیکھتی ہیں۔ کہ اسلام پر اسوقت طرح طرح کے مصائب آرہے ہیں۔ جبکہ ہم ابھی کسی اور طریقے سے مدد نہیں کر سکتیں تو کم از کم ہمکو دعاؤں میں ہی پورے طور پر حصہ لینا چاہیئے تا اللہ تعالیٰ ہمیں کافروں پر غلبہ عطا فرمائے۔ اور ہمارے کاموں میں برکت ڈالے۔ اور ہمیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ ہماری دعائیں بارگاہ ایزدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں زیادہ مقبول ہوں ؛ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ رب العٰلمین ؛

خاکسار سردار بیگم اہلیہ سید محمد افضل شاہ گھڑی ساز قادیان

آجکل مُلک عرب کا کیا حال ہے؟

آجکل عرب کی دنیوی حالت بہت گری ہوئی ہے اور ابر جہالت چھایا ہوا ہے عربی مسلمانوں کی حالت دیکھ دیکھ کر رونا آتا ہے۔ ہماری ملاقات کبھی کبھی عربی عورتوں سے ہوتی رہتی ہے مثال کے طور پر دو بہنوں کا ذکر کرتی ہوں ہم ایک دفعہ ایک بہن کے ملنے کیلئے انکے گھر میں گئے اوّل تو دنیاوی بات چیت ہوتی رہی اسکی دو لڑکیاں بھی تھیں میں نے اس عورت سے پوچھا کہ آپ لڑکیوں کو پڑھاتے بھی ہیں یا نہیں؟ کہنے لگی کہ بہن لڑکیوں کو کون پڑھاتا ہے۔ لڑکیاں پڑھانے سے بگڑ جاتی ہیں یہ سُن کر مجھے بہت رنج ہوا وہ عورت عربن تھی کچھ تھوڑی اُردو جانتی تھی افسوس کہ مجھے بھی عربی بولی اچھی طرح نہ آتی تھی ورنہ میں اسکو اچھی طرح سمجھا دیتی خیر پھر بھی تھوڑا بہت سمجھا سکتی تھی سمجھایا۔ پھر میں نے لڑکیوں سے پوچھا کہ تم نماز پڑھتی ہو یا نہیں؟ چھوٹی لڑکی کہنے لگی انی ما فش کلام ھندی اعرف یعنی میں ہندی بات نہیں سمجھتی ما فش علم ایش نماز یعنی مجھے نہیں معلوم نماز کیا ہے۔ اور بڑی لڑکی بولی کہ ہمیں تو آتی نہیں اور ہمارے والد صاحب کبھی کبھی پڑھتے ہیں۔ یہ سُنکر میں بہت حیران ہوئی۔ اللہ یہ بھی مسلمان ہیں۔ بیشک بہن زبیدہ بیگم نے سچ تحریر فرمایا ہے کہ اسوقت یہ لوگ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ سے بھی بہت دُور ہیں سو سچ مچ ہی یہ بات میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی۔ اسی طرح ایک دوسری بہن ہمارے ملنے کے لئے آئیں۔ میں نے ان سے کہا نماز کا وقت ہوگیا ہے آئیے نماز پڑھیے تو کہنے لگی کہ میرا جی نہیں چاہتا میں نے کہا کہ اگر بیمار ہیں تو بیٹھ کر ہی پڑھ لیں کہنے لگی مجھے تو شیطان نہیں اُٹھنے دیتا پھر میں کیسے پڑھوں۔ یہ بات سُن کر بھی مجھے سخت رنج ہوا چونکہ وہ ہماری مہمان تھیں اسلئے میں انکو سختی سے تو نہ کہہ سکی ہنس کر صرف اتنا کہدیا کہ تم شیطان کا حکم تو مان رہی ہو خدا کو ناراض کرکے مگر شیطان سے ڈر کر خدا کا حکم نہیں مان سکتیں پھر اسکے بعد تو اس نے ہمارے گھر میں آنا ہی بند کر دیا ہے کبھی کبھی ہم انکے گھر میں جاتے تو میرے کہنے پر وہ بیٹھ کر نماز پڑھ لیتی ہے اور اسکی والدہ تو نماز پڑھتی ہے یہ مسیح موعودؑ کے نام سے واقف تو ہیں۔ انکو بحث کرنے کا بہت شوق ہے کبھی ہم انکے گھر میں جاتے ہیں تو عام طور پر یہ دو ہی سوال پیش کرتی ہیں ایک محمدی بیگم والا ایک یہ کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کہ میں مسیح ہوں بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تو زندہ آسمان پر مع جسم عنصری موجود ہیں اور وہی دنیا میں دوبارہ تشریف لائینگے۔ میں نے کہا کہ آسمان پر کوئی انسان مع جسم عنصری زندہ نہیں جا سکتا کیونکہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ یعنی اسی میں تم زندہ رہوگے اسی میں تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرو گے اور پھر اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوئی فرشتوں میں سے نہ تھے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہی تھے پس ثابت ہوا کہ وہ بھی دوسرے نبیوں کی طرح اگر زندہ رہے ہیں تو اسی میں اور اگر وفات پائی ہے تو اسی زمین میں اور پھر اسی میں سے نکالے جائینگے۔ اسپر وہ کہنے لگی کہ قرآن شریف میں صرف حضرت عیسیٰؑ کے متعلق ہی رفع کا لفظ فرمایا ہے اور کسی نبی کیلئے بھی رفع کا لفظ استعمال نہیں ہوا پھر ہم کس طرح سے مان لیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر نہیں جا سکتے۔ تب میں نے اور کئی آیتیں قرآن کریم سے نکالکر دکھائیں اسپر وہ خاموش ہو گئی۔ پھر میں نے انکو پڑھنے کیلئے چند احمدیہ کتابیں بھی دیں اور اخبار مصباح اور اخبار الفضل کا پرچہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ اسی طرح اور کئی عورتیں دیکھی ہیں جو بالکل ہی اسلام کے نام سے بے خبر ہیں۔ یہاں احمدی مبلغوں کی بہت ضرورت ہے اگر ہو سکے تو بہت جلدی یہاں احمدی مبلغ آنے چاہئیں۔ ہمارے یہاں آنے پر آٹھ آدمی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہمارا قلعہ شہر عدن سے بہت دور ہے اور ہمارے گھر کے نزدیک کسی کا بھی مکان نہیں ہے اسلئے ہمیں ایسا موقعہ بہت کم میسر آتا ہے۔ دعا فرمائیں انشاء اللہ پھر کبھی موقع ملا تو عرب کے حالات تحریر کرونگی۔ والسلام۔

خاکسار عارفہ بنت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل (از عدن ٹرانسپورٹ

اب بہنیں اس طرف متوجہ ہوں

میری مکرم بہنو! پیارے مصباح میں سلیقہ پر اور کفایت شعاری پر اور صفائی پر اور تربیت اولاد پر تو کئی مضمون چھپ چکے ہیں مگر آجتک کسی بہن نے وفات مسیحؑ یا صداقت مسیح موعودؑ پر قلم نہیں اٹھایا میں نے بہت انتظار کیا ہے کہ شاید کسی بہن کو یہ خیال آجائے۔ مگر افسوس کہ بہنیں ابھی تک غافل ہیں حالانکہ یہ سب سے زیادہ ضروری تھا کیونکہ ہم احمدیوں پر ہمیشہ غیر احمدی بہنیں عام طور پر یہ دو ہی سوال پیش کرتی ہیں اور ہم احمدی عورتوں میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو زیادہ پڑھی ہوئی نہیں ہیں اور خود بخود سوال کا جواب نہیں دے سکتیں اسوقت غیروں کے حملہ سے بچنا محال ہو جاتا ہے۔ میں تمام احمدی بہنوں کو توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ بہنیں وفات مسیحؑ پر یا صداقت مسیح موعودؑ پر زیادہ زور دیں تاکہ ہر ایک کمزور بہن کم از کم اپنے اندر اتنی طاقت پیدا کرلے کہ وہ اپنے آپکو غیروں کے حملہ سے بچا سکے اور دوسروں کے بھروسہ پر نہ رہے بلکہ اپنے ہی پاؤں پر کھڑی ہو سکے۔ میرا ارادہ تو تھا کہ کوئی ایسا مضمون لکھوں مگر چونکہ آجکل میں قرآن شریف یاد کر رہی ہوں۔ اس لئے میں اپنی توجہ مضمونوں کی طرف نہیں پھیرتی۔

خاکسار عزیزہ بیگم بنت جناب سردار کرم داد خانصاحب انڈین آفیسر۔ از عدن ٹرانسپورٹ کور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ اسلام میں مالی امداد پہنچانے کی ایک آسان تدبیر

میں اگرچہ اپنے آپکو اس قابل تو نہیں پاتی کہ اپنی آراء ناظرات کی خدمت میں پیش کر سکوں البتہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا مقصود سمجھ کر اور وہ بھی اس موقع اور وقت پر جبکہ مالی امداد کا تبلیغ اسلام میں پہنچایا جانا ضروری اور لازمی ہے اپنی ناچیز رائے کو تحریری صورت میں لاکر پیش کرتی ہوں اور ساتھ ہی اسکے یہ قوی امید ہے کہ اگر اس طرف توجہ کر کے باقاعدہ طور پر پابندی کی گئی تو یقیناً ماہواری آمدنی ایک معقول رقم ہو جایا کریگی۔ کہ جو دیگر ذرائع آمدنی سے بالکل علیحدہ ہوگی۔

الفضل نمبر ۱۷ و ۱۸ مورخہ ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء میں جنابہ ب۔ خ۔ ن صاحبہ ہمشیرہ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی۔ لاہور نے کہ "عورتیں اسلام کی ترقی میں کیا مدد دے سکتی ہیں" ایک مضمون شائع کرایا ہے وہ نہایت مناسب اور قابل پابندی ہے اور ہماری سب بہنوں اور ماؤں اور خصوصاً احمدیہ جماعت کو چاہیئے کہ وہ ان تمامی اصولوں پر دل سے کاربند ہو جائیں اور جس طرح پر ہو سکے اپنے پیارے اسلام کی فلاح اور بہبودی کے لئے وہ طریقے اور طرز اختیار کر لیں کہ جن سے ہماری محترمہ بہن نے آگاہ کیا ہے۔ اور وہ مختصراً یہی ہیں کہ اپنے خانگی فضول اخراجات میں تھوڑی سی کمی کر کے اس بچت کی رقم کو اشاعت اسلام میں دیدیا کریں۔ و نیز اپنے مردوں کی توجہ کو تبلیغ اسلام کی طرف گاہے بگاہے مبذول کراتی رہا کریں تاکہ انکا دل متاثر ہوتا رہے۔ علاوہ ازیں گاہے بگاہے آپس میں جمع ہو کر تبلیغ اسلام و نیز اسلام کو مالی امداد پہنچانے کی کمیٹیاں کرتی رہا کریں۔ اور بدعت اور بد رسومات کے چھوڑنے اور چھڑانے میں کوشاں رہیں وغیرہ وغیرہ۔

کوئی کام بغیر کوشش اور یکجہتی و نیز روپیہ کے سر انجام نہیں پا سکتا۔ اس لئے تبلیغ اسلام میں روپیہ کی فراہمی کی اسوقت زیادہ ضرورت ہے اور جسکی بابت متواتر تحریک بھی ہو چکی ہے۔ بدیں وجہ ہم سب پر فرض اور لازمی ہے کہ جس طور پر ہو سکے تبلیغ کے کام میں مالی امداد پہنچائیں۔ یہ خیال مدنظر رکھتے ہوئے ایک آسان تدبیر اشاعت اسلام میں مالی امداد پہنچانے کی یہ بھی نظر آئی ہے کہ ہر ایک گھر میں باورچیخانہ کے اندر ایک ایسا ظرف رکھ لیا جائے کہ جسمیں ہر روز ایک چٹکی آٹا ڈال دیا جایا کرے۔ اور پھر آٹھویں یا پندرھویں دن اس مجموعی آٹے کو بازار میں فروخت کر دیا کریں یا بازار کے نرخ خود خرید لیا کریں اور یہ آمدنی ماہ بماہ قادیان بھیجدی جایا کرے۔ یہ تدبیر ایک ایسی تدبیر ہے کہ جو غریب سے غریب بھی شامل ہو کر ثواب سے مستفید ہو سکتا ہے۔

یہ آمدنی ماہ بماہ فی گھر قیاساً دس یا ۱۲ آنہ سے کم نہیں ہو سکتی۔ اب اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کُل جماعت کی ماہانہ آمدنی کسقدر ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ ہر گھر میں اسپر پورے طور سے پابندی عمل میں لائی گئی۔ اگرچہ یہ ذریعہ ایک ایسا ذریعہ ہے کہ خواہ امیر ہو یا غریب کسی کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بار گراں محسوس نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا میں اپنی تمامی مائیوں اور بہنوں کی توجہ اس طرف مبذول کرا کر استدعا کرتی ہوں کہ اپنے پیارے اسلام کی خاطر کہ جس پر اسوقت چاروں طرف سے مصائب کی گھٹا چھائی ہوئی ہے اسکے دور کرنیکی دل سے کوشاں رہیں اور وہ یہی کہ فراہمی چندہ میں خاص طور پر دلچسپی لی جائے۔

دُعا ہے کہ خداوند کریم ہم سب کو اشاعت اسلام میں جس طور پر ممکن ہو کوشش کرنیکی توفیق دے۔ اور اسلام میں ترقی ہو۔ آمین ثم آمین ؛

ناچیز۔ جمیلہ خاتون۔ بنت بابو گلاب خانصاحب ریٹائرڈ ڈپوسٹماسٹر مین پوری۔ از قصبہ کہرل ضلع مین پوری

آنولہ کا تیل طیار کرنا

پاؤ بھر آنولہ خشک کوٹ کر دو سیر پانی میں بھگو دیں۔ صبح نرم آنچ پر پکائیں جب آدھ سیر پانی باقی رہ جائے اُتار کر چھان لیں۔ اور اُس پانی میں آدھ سیر تلی کا تیل ملا کر پھر نرم نرم آنچ پر پکائیں۔ جب پانی سب جل جائے اور صرف تیل باقی رہ جائے تو اُتار کر ٹھنڈا کر کے بوتل میں ڈال دیں۔

وقت پکانے کے جب سب پانی جل جاتا ہے اور صرف تیل رہ جاتا ہے تو اُسوقت بڑا اُبال آتا ہے اور اگر برتن چھوٹا ہو تو سب کا سب تیل باہر نکل جاتا ہے۔ اس لئے تھوڑے تیل کیلئے بڑا برتن ہونا چاہیئے۔ اور اُبال آنے کے بعد فوراً اُتار لینا چاہیئے۔ ورنہ تیل بدبودار ہو جاتا ہے۔

رقیمہ ناچیز جمیلہ خاتون بنت بابو گلاب خانصاحب ریٹائرڈ ڈپوسٹماسٹر مین پوری۔ از کہرل ضلع مین پوری

مصباح کی اشاعت بڑھاؤ۔ (ایڈیٹر)

مصباح کی اشاعت بڑھاؤ

میں چند باتیں اپنی معزز بہنوں کے گوش گذار کرنا چاہتی ہوں۔ غیر ملک میں ہونے کے سبب مجھ کو اخبار مصباح کے پرچے نو مہینے کے اکٹھے ہو کر اگست ۱۹۲۷ء میں ملے ہیں۔ اگرچہ میں نے اپنا نام دسمبر ۱۹۲۶ء کی زنانہ نمائش پر لکھایا تھا۔ اچانک افریقہ آجانے کے باعث غیر معمولی دیر کے بعد مصباح کو دیکھا اور پڑھا پیاری احمدی بہنو! میں نے جناب ایڈیٹر صاحب کا لکھا ہوا اکثر جگہ پڑھا کہ اخبار کی اشاعت بڑھاؤ اور ایک ہزار تک کر دو۔" میں بہت حیران ہوئی کیا مصباح ابھی تک ہزار کی تعداد میں بھی نہیں نکلتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مصباح بہت سرعت سے ترقی کرتا۔ تا بہت جلدی یہ ہفتہ وار ہو سکتا۔ جس طرح ہمارا الفضل خدا کے فضل و کرم سے ہمارے سلسلہ کا ایک رُکن ہے ایسے ہی مصباح ہماری مستورات کا اخبار بھی ایک رُکن کی حیثیت سے بڑے آب و تاب سے نکلتا۔ اس کے بڑھانے کی بہتر سے بہتر صورت یہ ہے کہ ذی استطاعت بہنیں اپنی غیر احمدی رشتہ داروں کے نام مفت جاری کرائیں جن کی رشتہ دار دُور دراز ملکوں میں سکونت پذیر ہیں وہ وہاں مفت اس کو ضرور جاری کریں تا یہ دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔

اخیر میں پھر بہنوں کو اخبار کی اشاعت کے واسطے تاکید کرتی ہوں۔ سر دست میں ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں دو خریدار پیش کرتی ہوں دوسری بہنیں بھی تن دہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے حصہ لیں۔ اڈیٹر صاحب کو یاددہانی کیوں کرانا پڑی یہ ہمارا اپنا فرض ہے۔ ہمیں اُنکا مشکور ہونا چاہیئے کہ وہ ہمارے کام کو از راہِ نوازش خود کر رہے ہیں اور اُلٹا ہمیں یاددہانی کراتے ہیں۔ والسلام

عائشہ بی بی اہلیہ میاں محمد ایوب اسٹیشن ماسٹر
مشرقی افریقہ

مرحومہ مبارکہ بیگم بقاپوری کی وفات پر تعزیت ناموں کا شکریہ

مَیں ان تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں کا دعا کے ساتھ شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے میری پیاری مرحومہ مبارکہ بیگم بقاپوری کی وفات پر تعزیت نامے بھیجکر ہمدردی اور قومی صدمہ کا اظہار کیا۔ چونکہ اس کثرت سے خطوط آئے ہیں کہ انکا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ مصباح شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماکر آپکو جزاء احسن الجزاء دے۔ آمین۔

میری عزیز بہنو! جب حضرت صاحب و دیگر بزرگان قوم نے میری مرحومہ مبارکہ بیگم بقاپوری کی وفات کو ایک قومی صدمہ سمجھا ہے۔ تو میرے دُگنے صدمہ کا اندازہ بجز مولیٰ کریم دوسرا کون کرسکتا ہے جبکہ مرحومہ ہونہار بیٹی نے میری ہی گود میں پرورش پائی اور میری ہی گود میں لیٹے اس مالک حقیقی کے پاس پرواز کر گئی

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

مگر مَیں اپنے مولیٰ کریم کے ان بیشمار فضلوں اور رحمتوں کے مقابلہ میں جو میری طبعی خواہشات کے مطابق کرتا رہا ہے اور بفضلہ تعالیٰ آئندہ بھی کریگا اس رحمت کو جو میری نفسانی خواہش کے برخلاف ہے، نتیجہ کو ملحوظ رکھتی ہوئی معمولی سمجھتی ہوں اسلئے اپنی پیاری مرحومہ کے دم توڑتے وقت بھی سوائے انّا للہ وانّا الیہ راجعون کے کچھ نہیں کہا اور اب بھی میں اپنے مولیٰ کریم کی قضا پر راضی ہوں گو میرا دل اسکی جدائی سے حزیں ہے مگر مَیں وہی کہتی ہوں جس سے میرا مولیٰ کریم راضی ہو۔ اِنّا لِلّٰہِ وانّا الیہ راجعون اللّٰھم اجرنی فی مصیبتی واخلفنی خیراً منھا۔

میری عزیز بہنوں نے گذشتہ پرچہ مصباح میں حضرت صاحب ایدہ اللہ بنصرہ و صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کے تعزیت ناموں سے سمجھ لیا ہوگا۔ کہ حضرت صاحب و دیگر سربرآوردہ جماعت و اساتذہ کو کسقدر قومی صدمہ کا احساس ہوا ہے۔ اے اللہ میری روح تیرے ہی در پر سجدہ میں ہے تو میری پیاری بیٹی مرحومہ کو اپنی گود میں لے اور ہمیں صبر جمیل کی توفیق دیتے ہوئے نعم البدل عطا فرما انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

اسکے بعد مَیں ان بیشمار خطوں سے جو باہر سے مجھے آئے ہیں صرف ایک خط کے چند فقرات لکھتی ہوں جو اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی مستورات بھی زندہ قوم کی مستورات ہیں جن میں یہ احساسات ہیں:-

"عزیزہ مبارکہ بیگم بقاپوری مرحومہ کی ناگہانی وفات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسرت آیات کی خبر برقی اثر سے دل پاش پاش ہو گیا اور بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ ایسی لائق و قابل فخر نوجوان بیٹی کا وفات پا جانا ماں کیلئے ایک غم کا پہاڑ ہے افسوس صد افسوس اگر وہ زندہ رہتی تو کسی دن اپنی صنف میں آفتاب ہو کر چمکتی اور اپنی قوم کے لئے مایۂ ناز ہوتی۔ آہ پیاری خالہ صاحبہ عزیزہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات آپکے لئے ہی نہیں بلکہ تمام جماعت کیلئے ماتم ہے" عاجزہ عنایت ثریا بنت شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر سی۔ آئی۔ ڈی۔ کراچی۔

مکرر آنکہ مولوی صاحب دوسرے دن جنازہ کے وقت پہنچ گئے تھے۔ اور مرحومہ کا منہ دیکھ لیا تھا۔ والسلام

خاکسارہ ناچیز ام المبارکہ حیات بیگم اہلیہ مولوی صاحب بقاپوری

اِتّفاق

اتّفاق دنیا میں ایسی چیز ہے کہ اسکے بغیر دنیا کے سب کاروبار بیکار ہیں اگر دنیا میں اتفاق نہ ہوتا تو یہ چیزیں جو کہ روزمرہ ہمارے کام آتی ہیں ان کا نام و نشان نہ ہوتا۔ آج میں اپنی بہنوں کو اتفاق پر قائم رہنے کی نصیحت کرتی ہوں اتّفاق کی ہر ایک انسان کو ضرورت ہے خاصکر اس زمانہ میں جبکہ چاروں طرف فساد ہی فساد نظر آتا ہے ہر ایک کو اپنی اپنی پڑی ہے کوئی کسی کے نفع و نقصان کو نہیں سمجھتا اگر خود غرضی کو دور کر کے اتّفاق کو قائم کیا جائے تو ہر ایک با امن نظر آئے مثلاً ایک گھر میں [illegible] اتّفاق سے گذارہ کریں تو یہ گھر جنّت کا نمونہ بن جائے اگر اتّفاق کی بجائے نااتّفاقی سے کام لیا جائے تو یہ گھر دوزخ کا نمونہ بن جائیگا۔ غرضیکہ ہر ایک کام اتفاق کی بدولت ہوتا ہے اسلئے میں احمدی بہنوں کی خدمت میں نہایت عاجزی سے عرض کرتی ہوں کہ بہت جلد اتّفاق کی طرف توجہ کریں کیونکہ ہم کو اتفاق کی سخت ضرورت ہے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ ہم کو اتّفاق پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین"

راقمہ عائشہ بنت شیخ عبدالرحیم صاحب از قادیان

محلہ دارالرحمت

چند مفید باتیں

وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔ خدا تعالیٰ کا ڈر انسان کے دل میں ہو تو وہ ضرور ہی اپنی راہ دکھا دیتا ہے عین وقت پر ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ ایسے شخص کے تمام امور میں دکھ دیا جاتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے جو اسکے وہم و گمان سے بھی بالاتر ہوتا ہے۔

ما عندکم ینفد وما عند اللہ باقٍ (ترجمہ) یعنی جو تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونیوالا اور جو خدا تعالیٰ کے پاس ہے وہ ہمیشہ ہمیشہ ہی رہنے والا ہے۔

اس لئے میری پیاری بہنوں! تم اپنی نیکیوں کا ذخیرہ اسکے ہاں جمع کر دو اور یہ تب ہو سکیگا جبکہ تم

سب کچھ اس کے لئے خالص کر دو گی اور دنیاوی ملونی کا ایک ذرہ بھی اس میں شامل نہ ہونے دو گی۔

انّما الاعمال بالنیات۔ اعمال کا پھل احسن رنگ میں نیتوں پر ہی موقوف ہے خدا تعالیٰ کی اطاعت میں جو کام بھی کرو پہلے نیت کو بالکل صاف کر لو اگر اسمیں کچھ بھی ملونی غیر کے لئے ہو گی تو اجر باطل ہو جائیگا۔ اسلام کی خاطر اس زمانہ میں ہر قسم کی قربانی کی ضرورت ہے۔ چونکہ ہم عورتیں ہر قسم کی قربانی میں حصہ نہیں لے سکتیں۔ زیادہ تر ہم کو مالی قربانی میں حصہ لینا پڑتا ہے جو کہ اس زمانہ کے لحاظ سے اشد ضروری قربانی ہے۔ اس لئے بہنوں کو چاہیئے کہ جس وقت بھی اس قربانی کا موقع آئے نہایت خلوص دلی سے اس میں حصہ لے۔ اور کسی قسم کی اسمیں ملونی نہ ہو۔

اب میں اس مضمون کو ختم کرتی ہوں اور اپنے مولیٰ سے نہایت عاجزی سے دعا کرتی ہوں کہ ہم کو ہر ایک نیکی کی توفیق دے اور ہر برائی سے بچائے۔ آمین ثم آمین۔

طالبِ دعا آپکی ناچیز بہن خدیجہ از قادیان

معمّے اور لطیفے

یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ مصباح میں معمّے اور لطیفے بھی ہوں اور کچھ تفریح کا لٹریچر ہوا کرے۔

انشاء اللہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائیگا۔

بہنیں خود ہی اس بارے میں کوشاں ہوں۔

ہر ایک بات حدِ اعتدال تک اچھی ہوتی ہے۔

گھر کی صفائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میرے دل میں مدت سے خواہش تھی کہ میں عزیز بہنوں کو صفائی کی طرف توجہ دلاؤں۔ الحمد للہ کہ میرے پیارے مولا کریم نے میرے دل کی خواہش کو پورا کیا۔ اے میری عزیز بہنوں اب اپنی خواہش کا گھر کی صفائی پر اظہار کر رہی ہوں۔ میں بہت سی بہنوں کو دیکھتی ہوں۔ کہ اپنے لباس سے بہت صاف ستھری معلوم ہوتی ہیں۔ اور یورپین فیشن بھی بنا لیتی ہیں۔ لیکن گھر میں جدھر نظر ڈالو۔ بدبو اور مکھیوں کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے۔ اگر کسی کے گھر میں فرنیچر بھی ہو۔ تو وہ بھی گندہ۔ قالین ہیں۔ تو وہ بھی گندی۔ کرسیاں ہیں۔ تو وہ بھی گرد سے بھری ہوئی۔ بستر ہیں۔ تو میلے کچیلے۔ کھانے کے برتن دیکھو۔ تو گندے۔ غرضیکہ جدھر نظر ڈالو۔ گندگی ہی گندگی نظر آتا ہے۔ میری بہنیں توجہ کریں کہ جس طرح یورپین تمدن لیتی ہیں۔ اگر گھر کی صفائی بھی ویسی ہی کریں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور جس طرح اپنے بناؤ سنگار میں وقت صرف کرتی ہیں۔ اگر اس میں تھوڑا سا وقت نکال کر گھر کی صفائی پر صرف کریں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ بناؤ سنگار نہ کریں۔ بناؤ سنگار عورتوں کی زینت ہے۔ بلکہ جس طرح اپنا بناؤ سنگار کرتی ہیں۔ اگر ویسے ہی اپنے گھر کا بھی سنگار کریں۔ تو کیسا ہی اچھا معلوم ہو۔ میری بہنیں یہ سمجھ لیں۔ کہ جیسے نماز روزہ فرض ہے۔ ویسے ہی گھر کی صفائی بھی ضروری ہے۔ دیکھو صفائی میں کتنے فائدے ہوتے ہیں۔ سب سے پہلے برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر انسان کی صحت کو بڑھاتی ہے۔ پھر ہر بیماری سے محفوظ رکھتی ہے۔ آپ جانتی ہونگی۔ کہ ہندوستان میں بہت سی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ کیونکہ ہندوستان کی عورتیں صفائی پسند نہیں۔ اگر ہیں بھی تو بہت تھوڑی صفائی کے یہ معنی نہیں۔ کہ سارا سارا دن صفائی میں ہی صرف کردیں۔ صفائی کے یہ معنی ہیں۔ کہ جس طرح نماز سے یا تلاوتِ قرآن شریف سے فارغ ہو کر آپ اور کام کرتی ہیں یعنی کھانا پکانا یا سینا پرونا۔ اسی طرح آپ صفائی بھی ایک کام سمجھ لیں۔ میں یہ نہیں کہتی۔ کہ گھر میں ضروری فرنیچر ہی ہونا چاہیئے۔ اور فرش ہی بچھے ہوئے ہوں۔ یا بڑے بڑے پلنگ ہی ہوں۔ تب ہی صفائی ہو سکتی ہے۔ یا امیر ہی کر سکتے ہیں۔ بلکہ غریب ہی کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ صفائی پسند ہوں۔ اگر ٹوٹی چارپائی کو بھی صاف کر کے رکھا جائے۔ تو اس سے ہی صفائی ظاہر ہوتی ہے اگر ٹوٹے پھوٹے برتنوں کو صاف اور چمکا کر قرینے سے رکھا جائے تو بھی صفائی معلوم ہوتی ہے۔ خاصکر ہماری بہنیں روٹی والا دسترخوان بہت ہی میلا کچیلا رکھتی ہیں۔ کیونکہ عموماً گھی والی روٹیاں اس میں رکھی جاتی ہیں اور میل اس میں جم جاتی ہے۔ اگر میری بہنیں اسے ہر روز دھو ڈالیں۔ تو کیا ہی اچھا ہو۔ اگر ہر روز نہیں تو دوسرے یا تیسرے دن ضرور ہی دھو ڈالنا چاہیئے کیونکہ خاصکر کھانے پینے والی چیزوں سے بیماری کا اندیشہ ہوتا ہے۔ بعض بہنیں اپنے ہاتھوں سے کام کرنا عیب سمجھتی ہیں۔ اور نوکروں چاکروں سے کراتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتی۔ کہ نوکروں چاکروں سے کیوں کام کراتی ہیں میرا

یہ مطلب ہے۔ کہ اپنی ہر چیز پر نگاہ رکھیں۔ اور ان سے اچھی طرح دھلوائیں۔ تاکہ سب غلاظت اتر جائے۔ اے میری عزیز بہنوں آج سے آپ اپنے دل میں ٹھان لیں۔ کہ صفائی عجیب چیز دنیا میں ہے۔ صفائی سے بہتر نہیں کوئی شے جس طرح صفائی بدن پر ہو۔ اسی طرح گھر باہر بھی ہو۔ آپ کا دل بھی خوش ہوگا۔ اور آنے جانے والے کا بھی خوش ہوگا۔ میں امید رکھتی ہوں۔ کہ میری عزیز بہنیں اپنے گھر کی صفائی کر کے سگھڑ بیبیاں کہلائینگی۔ اور اپنے گھر بار کو بھی کندن کی طرح چمکا دینگی۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ کہ مولا کریم مجھے صحت دے اور توفیق دے۔ تاکہ میں اپنی عزیز بہنوں کو دوسری باتوں کی طرف توجہ دلا سکوں۔ والسلام

احقرہ حمیدہ بانو بیگم احمدی۔ بنت ڈاکٹر محمد علی خان از ممباسہ (افریقہ)

زبان کو بری باتوں سے روکنا

اے میری پیاری بہنو! یہ مضمون لکھنے میں میری پہلی مشق ہے سب بہنیں دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس ناچیز کو بھی مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے ہم کو زبان اس لئے عطا کی ہے کہ اس کو نیک کاموں میں برتیں خدا کا نام تعظیم اور ادب سے لیں اور اس کا شکر کریں اس کی مدح اور ثنا کریں اسکے حبیب پر درود بھیجیں۔ دل میں کوئی فائدے کی بات آئے تو اسکو بیان کریں۔ خدا نے ہم کو اس لئے زبان نہیں دی کہ اسکو برے کاموں میں برتیں اور بری باتیں منہ سے نکالیں لوگوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستائیں اور بدگو اور بدزبان کہلائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچیں۔ زبان سے گندی باتیں نکالنا اور گالیاں بکنا بہت بُری عادت ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گالیاں دینے والے پر جنت حرام ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ زمانہ میں ہوں یعنی خالق زمانے کا میں ہوں پس مخلوق کو گالی دینی گویا خالق کو گالی دینی ہے۔ اب میں اس مضمون کو ختم کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ میں بھی اچھے اچھے مضمون لکھ کر اپنا اور اپنی بہنوں کا دل خوش کروں۔ آمین۔ والسلام

خورشید بیگم بنت خان بہادر صاحب۔ از لدّاخ

مسجد کے آداب اور جمعہ کے فوائد

میں نے بھی چاہا کہ میں بھی کوئی مضمون لکھوں میں کئی روز سے ارادہ رکھتی تھی مگر دیر ہی ہو گئی اب میں مضمون شروع کرتی ہوں کہ جمعہ کا دن بہت افضل ہوتا ہے۔ مسجد میں آہستہ چپ چاپ داخل ہو جانا چاہیئے اور اگر اسوقت خطبہ نہ شروع ہوا ہو تو اپنے مولا کو یاد کر کے دعائیں کرنی چاہئیں اور جسوقت خطبہ شروع ہونیوالا ہو تو اپنے خیالوں کو ترک کر کے متوجہ ہو جانا چاہیئے۔ اکثر عورتوں میں یہ عادت پائی جاتی ہے کہ خطبے سے پہلے بھی اور پھر خطبے کے شروع میں بھی آپس میں باتیں کرنے میں مصروف ہو جاتی ہیں اور دنیاوی باتیں کرتی ہیں اور بعض بچوں کو ساتھ لے جاتی ہیں اور پھر انکو رولاتی ہیں اور جنکے رونے سے نہ وہ سُن سکتی ہیں اور نہ ہی دوسروں کو سُننے دیتی ہیں اور خود تو ثواب سے محروم ہوتی ہیں اور دوسروں کو بھی ثواب سے محروم رکھتی ہیں اور جب نماز شروع ہو جاتی ہے تو بچوں کی مائیں سجدے میں جاتی ہیں تو پھر بچے زیادہ رونے لگ جاتے ہیں اور بڑا شور ہو جاتا ہے۔ نماز کا پتہ نہیں ہوتا ہے کہ کس طرح نماز پڑھی گئی ہے اور کیا خطبہ سُنا ہے اسواسطے بہت بہنوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد بجائے دنیاوی باتوں کے خدا کے حضور میں دعائیں کریں اور تیسری بات یہ ہے کہ بچوں کو مسجد میں ساتھ نہ لیجانا چاہیئے۔ کیونکہ بعض بچے دیکھا گیا ہے کہ پیشاب سپے خانہ کر دیتے ہیں۔

اس واسطے سب بہنوں کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے اور پھر یہ ہے کہ بعض بہنیں جب نماز ہو جاتی تو نماز پڑھنے والی بہنوں کے آگے سے گذرتی جاتی ہیں ہیں۔ ایسا نہیں کرنا چاہیئے + والسلام

عاجزہ۔ آمنہ بیگم بنت شیخ نور دین صاحب
اہلیہ بابو فیض محمد صاحب ضلع منٹگمری چک ۹۵

جنت کے پھول | دلچسپ تبلیغی نظموں کا مجموعہ قیمت فی جلد ۲
کاغذ۔ لکھائی۔ چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ مینیجر حالی بک ڈپو پانی پت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار مصباح کے متعلق کچھ عرض

میری مصباحی بہنوں۔ السلام علیکم۔

عرض حال یہ ہے کہ ہمارا اخبار مصباح ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوا اسلئے ہم سب بہنوں کو کوشش کرکے اپنے اخبار کو چلانا چاہیئے۔ ۱۵ اکتوبر کے مصباح میں جناب مینجر صاحب کا یہ نوٹ پڑھکر کہ اخبار کیلئے روپیہ کم ہوگیا ہے بہت رنج ہوا ہے چنانچہ اس خطرہ سے کہ کبھی ہمارا پیارا اخبار مصباح بند نہ ہو جائے دو تجاویز پیش کرتی ہوں ایک تو یہ کہ ہر ایک بہن جو کہ مصباح کی خریدار ہے اسکی اشاعت کو ایک ضروری فرض سمجھکر بجا لائے اور دوسری یہ کہ جتنی بہنیں مصباح کی خریدار ہیں اور ڈھائی روپے چندہ ادا کیا ہے۔ آٹھ آنے زائد اسکو اور ادا کریں آٹھ آنے کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ اگر اس کا چندہ ہی تین روپیہ ہوتا تو تب بھی تو تین ہی روپیہ ادا کرنے پڑتے چنانچہ سب سے پہلے آٹھ آنے اپنی طرف سے اور آٹھ آٹھ آنے اپنی ہر دو بڑی ہمشیرہ صاحبان کی طرف سے مبلغ ڈیڑھ روپیہ کی حقیر رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے امید ہے کہ پہنچ گئے ہونگے (پہنچ گئے جزاکم اللہ تعالیٰ) امید ہے بہنیں اس تجویز کو پسند کریں گی۔ اور ہر دو تجاویز میں بڑی خوشی سے حصہ لینگی۔

راقمہ محمودہ بیگم بنت سید غلام حسین
ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ فیروزپور
چھاؤنی

پنجابی نظم

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خبر وفات مبارکہ دی اَج وچ مصباح دے پڑھ کے
بدن تے سکتہ ہوگیا طاری دل سینے وچ دھڑکے

اس پیاری پاک مبارکہ دی کیا فطرت رب بنائی
وچ خورد کلاں صغر سنی وچ اعلیٰ شہرت پائی

اور سہیلیاں نالوں تے پچھے چلکے سبقت لیگئی پیاری
توصیف اسدی اج پاک زباناں اُپر ہوگئی جاری

قلم خلیفہ صاحب دی جو لفظ رقم فرمائے
مرحومہ دی قابلیت دا کافی سند صفائے

ایہہ قابل قدر وجود آہا پر جو مالک دی مرضی
رضا خدا اپر راضی رہنا چھوڑ اپنی خود غرضی

ہیں کراں دعائیں اللہ نعم البدل عطا فرماوے
بہن اوسدی پڑھ اسدی جا لگ عزت حرمت پاوے

اسمٰعیل اسحٰق دوہاں نوں بخشے منصب بھارے
تے ماپیاں نوں بھی فضل کرم تھیں دیوے صبر سہارے

زخمی دلاں تے لاوے مرہم سکینت والی
کر رنج دلاں تھیں دور تیر اور بارہا فضل عالی

کر اسدیاں ساریاں ہم ورساں دے وچ شوق زیادہ
مرحومہ دی کر ایس ترقی کرن تے ہون امادہ

ابو عبید اللہ حافظ غلام رسول وزیرآبادی

(بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)